یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

نمبر ۵۰ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہونگے۔

(۴) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ سعہ ؍

رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ ؍

عام خریداران سے " ہے ؍

" " ششماہی عہ ؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ خط و کتابت سے طے ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

احکام قربانی - - - - - - - - ۱

آئینۂ تعطیل - - - - - - - - ۵

مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ - - - - - - ۷

عید آئندہ - - - - - - - - ۷

قادیانی مشن (واقعہ صلیب و وفات مسیح از اناجیل) - - - - - - - ۸

انجمن اہلحدیث ملتان کا فتوے اور قادیانی سوال و جواب - ۱۲

متفرقات - - - - - - - - ۱۳

انتخاب الاخبار - - - - - - - ۱۴

اشتہارات - - - - - - - - ۱۵

اشتہارات - - - - - - - - ۱۶

احکام قربانی

از مولوی عبدالحمید صاحب حبیب النسا حیدرآباد دکن

چونکہ عید اضحٰے سر پر آرہی ہے اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ عام ناظرین اہلحدیث کی آگاہی کے لئے قربانی کے مسائل اس قدر اختصار کے ساتھ بیان کردیں کہ وہ اخبار اہلحدیث کے کسی ایک ایسے نمبر میں شائع ہوسکیں جو عید اضحٰے سے کم از کم ایک ہفتہ قبل طبع ہو۔

قربانی کے متعلق ضروری مسائل

(۱) قربانی کرنی سنت ہے صحیحین میں ہے :-

عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوۃ فانما ذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین براء ابن عازب سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی قربانی نماز کے قبل ذبح کرے گویا وہ اپنے نفس کے لئے ذبح کرتا ہے (یعنی اپنے کھانے کے لئے قربانی کا ثواب اس کو نہ ملیگا) اور جو شخص نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوگی (یعنی قبول ہوگی) اور وہ سنت مسلمین کو پہنچا۔

ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے :-

عن جبلۃ بن سحیم ان رجلا سأل ابن عمر عن الاضحیۃ اواجبۃ ھی فقال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون فاعادھا علیہ فقال اتعقل ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان الاضحیۃ لیست بواجبۃ ولکنھا سنۃ من سنن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب ان یعمل بھا جبلہ ابن سحیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر سے پوچھا

AsliAhleSunnet.com

کیا قربانی واجب ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ پھر دوبارہ اس شخص عبد اللہ بن عمر سے اسی بات کو پوچھا پھر آپ نے اُس کے جواب میں فرمایا آیا تو جانتا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی (امام ترمذی نے کہا) یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے اور یہ پسند ہے کہ اسپر عمل کیا جائے اور اس کی تائید حدیث ذیل سے بھی ہوتی ہے جو مسلم ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی میں ہے۔

عن ام سلمة عن النبی صلے اللہ علیه وسلم قال من رای هلال ذی الحجة فاراد ان يضحی فلا ياخذ من شعره ولا من اظفاره حتی يضحی ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اُس کو چاہیے کہ قربانی ذبح کرنے تک وہ نہ اپنے بال بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے کیونکہ اگر واجب ہوتی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ ”جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو“ حالانکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قربانی سب کو کرنی ضروری نہیں۔ پس جب سب کو کرنی ضروری نہ ہوئی تو واجب نہ رہی بلکہ سنت ہوئی۔ اور ہمارے اس قول کی تائید مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

عن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم يا رسول اللہ ما هذه الاضاحی قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام الخ حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں آپ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت

ہے الخ۔ اور جو لوگ قربانی کو واجب کہتے ہیں:۔ اُن کی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن ابن ماجہ میں بدیں الفاظ منقول ہے۔

عن ابی هريرة ان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم قال من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو طاقت ہو (یعنی اتنی دولت اُس کے پاس ہو) اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے“ اس کا جواب یہ ہے کہ بلوغ المرام میں ہے کہ اماموں اور اُن کے علاوہ اوروں نے بھی اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ حدیث موقوف (قول فعل صحابی) ہے اور موقوف حدیث لائق حجت کے نہیں ہوتی۔ ثانیاً یہ حدیث اوپر کی حدیثوں کے مخالف ہے۔

(۲) قربانی کرنے کا کیا ثواب ہے | ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے:۔

عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم وانه ليأتی يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من اللہ بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا بها نفسا حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا کوئی عمل آدمی کا خدا کے نزدیک قربانی دینے سے افضل اور زیادہ پیارا نہیں اور بے شک قربانی کا جانور قیامت کے دن آئیگا۔ اپنے سینگ اور بال اور کھر لیکر اور بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے خدا کے نزدیک مقبول ہو جاتا ہے۔ پس قربانی خوشی کے ساتھ کرو

مسند امام احمد اور سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

”عن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم يا رسول اللہ ما هذه الاضاحی قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف يا رسول اللہ قال بكل شعرة من الصوف حسنة زید بن ارقم کہتے ہیں اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا چیز ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے پھر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو قربانی میں کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا ثواب اس قدر ملتا ہے کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ پھر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھیڑ وغیرہ کا کیا حکم ہے یعنی اگر کوئی بھیڑ دنبہ ذبح کرے تو اُس کا ثواب کیا ہے۔ فرمایا اُس کے بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے

(۳) مسافر بھی قربانی کرسکتا ہے | سنن ابوداؤد اور دارمی میں ہے:۔

عن ثوبان قال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم ثم قال يا ثوبان اصلح لنا الشاة قال فما زلت اطعمه منها حتی قدمنا المدينة ثوبان سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منا میں قربانی کی پھر فرمایا۔ اے ثوبان اس گوشت میں سے ہمارے لئے بنا لے تو میں نے آپ کے لئے بنایا اور میں آپ کو اسی میں سے کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچ گئے۔

(۴) جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ کیا نہ کرے | صحیح مسلم سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ اور نسائی میں ہے:۔

عن ام سلمة عن النبی صلے اللہ علیه وسلم قال من رای هلال ذی الحجة فاراد ان يضحی فلا ياخذ من شعره ولا من اظفاره حتی يضحی ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ قربانی ذبح کرنے تک وہ نہ اپنے بال بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔ یعنی پہلی ذی الحجہ سے ۱۰ یا ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ تک۔

AsliAhleSunnet.com

(۵) جو شخص قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ کیا کرے — سنن نسائی اور ابی داؤد میں ہے :-

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم قال امرت بيوم الاضحى عيدا جعله الله عزوجل لهذه الامة قال الرجل ارأيت ان لم اجد الا منيحة افاضحي بها قال لا ولكن تاخذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فتلك تمام اضحيتك عند الله عزوجل۔ عبد اللہ بن عمر بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ میں عید قربان کے دن عید مناؤں کیونکہ اللہ عزوجل نے اس امت کے لئے اُس کو عید قرار دیا ہے (آپ یہ فرما رہے تھے کہ) ایک شخص نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میرے پاس سوا دودھ دینے والی بکری یا اونٹنی کے اور کچھ نہو تو کیا میں اُسی دودھ دینے والے جانور کی قربانی کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں (سچ ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) اس کی قربانی نہ کر بلکہ اپنے بال اور ناخنوں کو کاٹ اور مونچھ کے بال کترو اور زیر ناف کے بال مونڈ پس اللہ عزوجل کے نزدیک یہ تیری پوری قربانی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو اس قدر استطاعت نہو کہ وہ قربانی کا جانور خرید سکے تو وہ بال ناخن کاٹے لب کے بال کتروائے بال زیر ناف مونڈے تو اللہ تعالیٰ اُس کو بھی قربانی کا پورا ثواب عطا فرمائے گا۔ قربان جائیے ایسے خدائے رحیم و کریم اور غفور اور رؤف پر جس کی رحمت جس کی عنایت جس کی سخا جس کا کرم جس کا رحم بھی اُسی کی طرح بے مثال اور بے نظیر ہے اور جو ہر چیز کو محیط ہیں۔ پھر بھلا یہ کیوں نہو کہ غریب مسکین بھی بغیر قربانی کئے محض اللہ تعالیٰ کی عنایت عمیمہ کی وجہ سے قربانی کا پورا ثواب پھٹکار لیں کسی نے سچ کہا ہے ؎

تو وہ داتا ہے کہ سیری نہیں دینے سے تجھے
لذت جود سے پھر مانگ سکھایا مجھکو

(۶) گھروالوں کی طرف سے اگر صرف ایک بکری قربانی کی جائے تو کافی ہے — سنن ترمذی ابن ماجہ موطا امام مالک اور سنن دارمی میں ہے :-

عن عطاء بن يسار قال سألت ابا ايوب الانصاري كيف كانت الضحايا فيكم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان الرجل في عهد النبي صلى الله عليه وسلم يضحي بالشاة عنه وعن اهل بيته فياكلون ويطعمون ثم تباهى الناس فصار كما ترى۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے میں نے ابو ایوب انصاری سے پوچھا تم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیسی قربانی کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ کے زمانہ میں ہر آدمی اپنے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا۔ پھر وہ سب اس میں سے کھاتے اور کھلاتے (فقیروں اور دوستوں کو) لیکن اس کے بعد لوگ فخر کرنے لگے قربانی میں۔ اب تو یہ حال ہے جیسے تو دیکھتا ہے (یعنی ایک آدمی محض دوستوں کو دکھانے کیلئے کئی کئی قربانیاں کر دیتا ہے)

اس حدیث کی مؤید وہ حدیث ہے جس کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور اُس کے الفاظ یہ ہیں کہ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ میں گیا۔ پس جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے اُترے اور ایک دنبہ آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اُس کو ذبح کیا اور فرمایا بسم الله الله اكبر یہ قربانی میری طرف سے ہے اور میری امت میں اُن لوگوں کی طرف سے جس نے قربانی نہ کی۔

(۷) ایک گائے یا ایک اونٹ میں سات آدمی قربانی کرنیوالے شریک ہوسکتے ہیں۔ — سنن مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد ابن ماجہ۔ مالک دارمی میں ہے :-

عن جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي صلى الله عليه وسلم البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة۔ جابر سے روایت ہے ہم نے حدیبیہ میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ کو نحر کیا سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے کو بھی سات آدمیوں کی طرف سے۔

(۸) قربانی کے اونٹ گائے بکری کی عمر دو سال سے ہرگز کم نہ ہونی چاہیئے۔ — صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد نسائی ابن ماجہ میں ہے :-

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح نہ کرو مگر مسنہ کو۔ لیکن اگر تم کو مسنہ نہ ملے تو دنبہ بھیڑ مینڈھا کا جذعہ ذبح کرو۔

مسنہ بکریوں۔ بھیڑوں اور گایوں میں سے وہ ہے جو دو سال کی پوری ہو کر تیسرے سال میں لگی ہو۔ اور اونٹوں میں سے مسنہ کی عمر میں اختلاف ہے اور مجمع البحار۔ قاموس۔ صراح۔ شامی میں ہے کہ مسنہ وہ اونٹ ہے جو پانچ برس کا ہو کر چھٹویں سال میں لگا ہو۔ مگر رفع الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ لسان العرب اور نہایہ ابن اثیر میں ہے کہ مسنہ وہ اونٹ ہے جو دو سال کا ہو۔ پہلے قول کی تائید موطا امام مالک کی اُس حدیث سے ہوتی ہے جو بدیں الفاظ منقول ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے قربانی کے لئے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ چاہیئے۔ اسی واسطے مناسب ہوگا کہ اگر اونٹ ایسا مل جائے جو چھٹویں سال میں ہو تو قربانی کی جاوے۔ اور اگر ایسا اونٹ دستیاب نہو تو بمجبوری ایسا اونٹ ذبح کیا جائے جس کی عمر دو سال سے کسی طرح کم نہو علیٰ ہذا القیاس بکری اور گائے بھی ایسی ذبح کی جائیں جو دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں لگی ہوں مگر بھیڑ دنبہ مینڈھا جذعہ (یعنی ایک سال کی عمر کا) قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔

(۹) اگر ایک سالہ بکری قربانی میں دی جاوے تو کافی نہیں ہوسکتی۔ — سنن دارمی میں ہے براء بن عازب سے منقول ہے کہ ابو بردہ بن نیار نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اُن کو بلایا اُس وقت انہوں نے جو کچھ کیا

AsliAhleSunnet.com

تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ تمہاری یہ بکری تو صرف گوشت (کھانے) کی بکری رہی۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے پاس ایک برس سے کم کا یا ایک برس کا ایک بکری کا بچہ ہے جو میری نزدیک دو بکریوں سے بہتر ہے فرمایا تم اُس کی قربانی کرلو۔ اور تمہارے بعد اس عمر کا بکری کا بچہ کسی کی طرف سے کافی نہو گا (روایت کیا اس کو حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں)

(۱۰) اگر قربانی کے لئے دو سالہ بھیڑ مینڈھا نہ ملے تو ایک سالہ بھی کافی ہو سکتا ہے۔

صحیح مسلم ہے :-

عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضأن جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مُسنّہ کو لیکن اگر تمکو مُسنّہ نہ ملے تو بھیڑ مینڈھا دنبہ کا جذعہ (یعنی ایک سالہ) ذبح کرو۔

(۱۱) قربانی کیسے جانوروں کی کرنی مستحب ہے۔

(ا) بخاری مسلم۔ ترمذی نسائی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ داری میں ہے :-

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رایتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ اللہ اکبر۔ انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ابلق (سفید اور کالے) سینگ دار قربانی کئے تھے اور بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اُن کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اُن کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھے ہوئے تھے۔

(ب) صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں ہے :-

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطاء فی سواد ویبرک فی سواد وینظر فی سواد فاتی بہ لیضحی بہ قال یا عائشۃ ھلمی المدیۃ ثم قال اشحذیھا بحجر ففعلت ثم اخذھا واخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد و ال محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ حضرت عائشہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ ایک (ایسا) دنبہ سینگدار لاؤ جو سیاہی میں چلتا ہو (یعنی جس کے پاؤں سیاہ ہوں) سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی جس کا سینہ اور پیٹ سیاہ ہوں) اور سیاہی میں دیکھتا ہو (آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پس انہیں اوصاف کا دنبہ آپ کی خدمت بابرکت میں لایا گیا تاکہ آپ اُس کی قربانی کریں۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا چھری لے آؤ اور اُس کو پتھر پر تیز کرلو۔ لہذا میں نے اُس کو حسب الحکم تیز کرلیا اور آپ نے اُس کو لے لیا اور دنبہ کو پکڑ کر لٹا دیا پھر اُس کو ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ اللھم تقبل من محمد ومن ال محمد ومن امۃ محمد یعنی شروع اللہ سبحانہ وتعالی کے نام سے یا الٰہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اولاد اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ پھر قربانی کی اس کے ساتھ۔

(ج) سنن نسائی ابن ماجہ ترمذی ابی داؤد میں ہے

عن ابی سعید قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبش اقرن فحیل یاکل فی سواد و یمشی فی سواد وینظر فی سواد ابو سعید سے روایت ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈھے کی جو سینگدار لمبے سینگ والا نر تھا اُس کا منہ کالا تھا اور پاؤں بھی کالے تھے آنکھ بھی کالی تھی۔ باقی بدن سفید تھا (یعنی چتکبرا یا ابلق تھا)

(د) مسند امام احمد سنن ابی داؤد ابن ماجہ دارمی میں ہے :-

عن جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجئین فلما وجھھما قال انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض علی ملۃ ابرھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ باسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذبح کے دن یعنی بقر عید کے دن دو مینڈھے سینگدار چتکبرے (سیاہ اور سفید) خصی ذبح کئے۔ اور جب آپ نے اُن کا منہ قبلہ کی طرف کیا تو فرمایا اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یا اللہ یہ قربانی تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی واسطے ہے محمد اور اس کی امت کی طرف سے اس کو قبول فرما۔

(۱۲) کیسے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے

(ا) موطا امام مالک۔ مسند امام احمد سنن۔ ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ منتقی۔ ابن جارود میں ہے :-

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی میں کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ فرمایا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور مریض جس کا مرض ظاہر ہو اور دبلا جس میں گودا نہ ہو۔

(ب) مسند امام احمد۔ سنن ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی میں ہے :-

عن علی قال امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم فرمایا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں اور مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا کی قربانی نہ کریں۔

مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے جس کا پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور شرقا وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقا وہ ہے جس کا

(۱۹۵۲)

کان چھدا ہوا ہو۔

(ج) سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے:۔

عن علی قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نضحی باعضب القرن والاذن

حضرت علی کہتے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹے اور کنکٹے سے منع فرمایا۔

(۱۳) قربانی کس دن کرنی افضل ہے | صحیح بخاری سنن ابی داؤد۔ نسائی ابن ماجہ میں ہے:۔

عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان ینحر بالمصلے ابن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی کرتے تھے۔ یعنی دسویں ذی الحجہ کو:۔

(۱۴) عیدگاہ میں قربانی کرنی مستحب ہے | سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے:۔

عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان ینحر بالمصلی (ترجمہ ایضاً)

(۱۵) قربانی بعد نماز کی جائے۔ | سنن ابی داؤد۔ ترمذی دارمی میں ہے:۔

براء بن عازب سے منقول ہے کہ ابو بردہ بن نیار نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اُن کو بلایا۔ اور انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ بکری تو صرف گوشت (کھانے) کی بکری رہی انہوں نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے پاس ایک برس سے کم کا یا ایک برس کا بکری کا بچہ ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں سے بہتر ہے۔ فرمایا تم اُس کی قربانی کر لو اور تمہارے بعد اس عمر کا بکری کا بچہ کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔

(۱۶) اگر قربانی نماز کے پہلے کر لی تو نماز کے بعد پھر کرنی پڑیگی۔ | سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

عن انس بن مالک ان رجلا ذبح یوم النحر یعنی قبل الصلوۃ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید انس بن مالک سے مروی ہے ایک شخص نے بقر عید کے روز نماز سے پہلے قربانی کی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم علی صادر فرمایا۔

(۱۷) قربانی اور کن ایام میں کرنی جائز ہے | موطا امام مالک میں ہے:۔

عن نافع ابن عمر قال الاضحی یومان بعد یوم الاضحے نافع سے روایت ہے ابن عمر نے کہا بقر عید کے بعد اور دو دن قربانی کے ہیں۔

(۱۸) ذبح کرنے سے پہلے چھری خوب تیز کی جائے | سنن دارمی میں ہے شداد بن اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم کیا ہے۔ لہذا جب تم لوگ جانور کو قتل یعنی ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تم لوگ اپنی چھری تیز کر کے اُس وقت جلدی سے اپنے ذبیحہ کو آرام دو:۔

(۱۹) قربانی کرنے والا قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے | صحیحین میں ہے:۔ عن انس قال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحهما و یقول بسم اللہ اللہ اکبر انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ابلق سینگ دار قربانی کئے تھے اور اُن کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اُن کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھے ہوئے تھے اور بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے۔

(۲۰) اگر اپنا جانور کسی اور کے ہاتھ سے ذبح کرائے تو بھی جائز ہے | موطاء امام مالک میں ہے:۔

عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحر بعض ھدیہ بیدہ ونحر غیرہ بعضہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی (قربانی) کی بعض جانوروں کو اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بعض کو اوروں نے ذبح کیا۔

(۲۱) ذبح کرتے وقت جانور کو لٹانا چاہیئے | صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں ہے:۔

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظر فی سواد فاتی بہ لیضحی بہ قال یا عائشۃ ھلمی المدیۃ ثم قال اشحذیها بحجر ففعلت ثم اخذھا واخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وال محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ (ترجمہ مضمون تب میں گذر گیا)

(۲۲) ذبح کرتے وقت ذبیحہ کا منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے | مسند امام احمد سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی میں ہے:۔

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز دو مینڈھے قربانی کئے اور جب اُن کو قبلہ رُخ کیا تو یہ دعا پڑھی انی وجھت

آئندہ ہفتہ تعطیل

اخیر اکتوبر کو اخبار کا بارہواں سال ختم ہونے والا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ ننھا سا بچہ (اہلحدیث) ۱۲ سال کی عمر کو پہنچا حسب دستور آخری ہفتہ کی تعطیل ہونی چاہیئے تھی مگر چونکہ درمیانی ہفتہ عید کا ہے جس میں اخبار روانہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بجائے اخیر ہفتہ کے عید کا ہفتہ سالانہ تعطیل میں لیا جائیگا۔ ناظرین مطلع رہیں کہ ۱۲ ذی الحجہ ۲۲۔ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ اُس کے بعد ۲۹-۶ کا نکلیگا۔ انشاء اللہ

ناظرین کو عید مبارک ہو

مینجر

AsliAhleSunnet.com

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللھم ان ھذا منک ولک عن محمد وامتہ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا۔

(۲۳) قربانی کے جانور کے حلقوم پر چھری پھیرنے سے پہلے کیا دعا پڑھنی چاہئے | اوپر کی حدیث میں جو دعا ہے یعنی انی وجہت سے وانا اول المسلمین

تک پھر اس کے بعد یوں کہے اللھم ان ھذا منک ولک عن (یہاں اپنا نام لے)

(۲۴) ذبح کرتے وقت اپنا قدم جانور کے پہلو پر رکھنا چاہئے | بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی

ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی میں ہے:۔

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رایتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ اللہ اکبر (اس کا ترجمہ بھی (۱۱) ضمن میں اوپر گزرا)

(۲۵) جب جانور کے حلقوم پر چھری چلائے تو بسم اللہ اللہ اکبر کہے۔ | اوپر کی حدیث ملاحظہ ہو۔

(۲۶) جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے | ملاحظہ ہو حدیث ۱۵

(۲۷) شکم کے بچہ کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ذبح ہے۔ | سنن ابی داؤد اور دارمی میں ہے:۔

عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکم کے بچہ کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے۔

(۲۸) شکم کے بچے کو کھا سکتے ہیں۔ | سنن ابی داؤد میں ہے:۔

عن ابی سعید قال سألت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم ابوسعید سے منقول ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شکم کے بچے کے متعلق پوچھا (کہ کھا سکتے ہیں یا نہیں) آپ نے فرمایا اگر چاہو تو کھاؤ:

(۲۹) قربانی کی کھال گوشت مساکین کو دینا چاہئے | سنن ابن ماجہ میں ہے عن علی بن ابی طالب

اخبرہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا للمساکین علیؓ سے روایت ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم فرمایا کہ قربانی کے کل کا کل اونٹ بانٹ دیں یعنی اُن کے گوشت کھالیں جھولیں۔

(۳۰) قصاب کی اجرت کے بدلے میں گوشت قربانی کا دیا جائے نہ کھال نہ جھول | بخاری مسلم اور منتقی ابن

جارود میں ہے:۔

عن علی بن ابی طالب قال امرنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اقسم لحومھا وجلودھا وجلالھا علی المساکین ولا اعطی فی جزارتھا منھا شیئاً حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم فرمایا کہ آپ کے قربانیوں کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور بانٹ دوں گوشت اُن کے کھالیں اُن کی اور جھولیں مسکینوں پر اور نہ دوں قصابی میں اُس کے اُس میں سے کچھ۔

(۳۱) قربانی کا گوشت قربانی کرنے والا کھا سکتا ہے۔ | سنن ابی داؤد اور دارمی میں ہے:۔

ثوبان کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گوشت میں سے ہمارے لئے بناؤ تو میں نے اُس میں سے آپ کے لئے بنا لیا تو آپ برابر اُسی میں سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے۔

(۳۲) قربانی کے گوشت میں سے دوست احباب کو کھلانا۔ | سنن ابن ماجہ میں ہے عن جابر بن عبد اللہ

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر من کل جزور ببضعۃ فجعلت فی قدر فاکلوا من اللحم وحسوا من المرق جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا منگایا پھر اُن سب ٹکڑوں کو حکم دیا ایک ہانڈی میں پکانے کا پھر اُس کا گوشت سب لوگوں نے کھایا اور اُس کا شوربا پیا۔

(۳۳) قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک کھایا جا سکتا ہے۔ | سنن ابی داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔

دارمی میں ہے:۔

عن نبیشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلٰثۃ ایام فکلوا وادخروا (نبیشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا لیکن اب اُس میں سے کھاؤ اور رکھ چھوڑو)

امام ابوداؤد اور دارمی کی روایات میں اتنا زیادہ ہے کہ "اور اتجار کرو" اتجار کے معنے ثواب حاصل کرنے کے ہیں۔

(۳۴) جس ذبیحہ کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ ذبح کے وقت اوس پر بسم اللہ کہی گئی یا نہیں اُسکا گوشت بسم اللہ کہکر کھانا | عن عائشۃ انھم قالوا یا رسول اللہ ان قوما حدیث عھد بالجاھلیۃ

یاتون بلحمان لا ندری اذکروا اسم اللہ علیھا ام لم یذکروا افنا کل منھا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سموا وکلوا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمکو معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہی جاتی ہے یا نہیں۔ فرمایا تم لوگ بسم اللہ کہکر کھالو اور وہ لوگ نئے مسلمان تھے فقط ÷

اجتہاد و تقلید ۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳/
(منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

من اذکرہ علمیہ

بعالی جناب فیض مآب جناب مولٰینا المکرم محمد ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب دامت برکاتہٗ -

بعد سلام مسنون کے معروض یہ ہے کہ ہمارے اُستاد نے ایک فتوٰی لکھا جس کو میں بعینہٖ ذیل میں نقل کرتا ہوں - اُس کی بابت ان اطراف کے بعض بعض علماء کلام کرتے ہیں لہٰذا اطمینان کے واسطے یہ فتوٰی ارسال کیا جاتا ہے - آپ ازراہ کرم اخبار اہل حدیث کے کسی گوشہ میں جگہ دیں - اور امید ہے کہ اہل علم خصوصاً علمائے اہلحدیث اس فتوے کی صحت و عدم صحت پر توجہ فرمائیں گے (راقم محمد ظہیر الدین)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مرد نے اپنی بی بی کو متواتر تین طہر میں تین طلاقیں دیں - آیا کہ مرد طلاق دہندہ زوجۂ مطلقہ سے رجعت کر سکتا ہے یا بحکم طلاق ثلاثہ کے حکم حرمت کا رکھتا ہے بینوا توجروا

جواب

صورت مسئول عنہا میں مرد مذکور زوجۂ مطلقہ سے رجعت کر سکتا ہے اور طلاق ثانی و ثالث لغو ہے اس لئے کہ صورت مسئول عنہا میں صرف ایک ہی طلاق واقع ہوئی ہے دوسری تیسری واقع نہیں ہوئی ہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کہ بموجب شرع شریف دربارۂ طلاق یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی مدخولہ کو طلاق دینا چاہے تو صرف ایک ہی طلاق دے - اور جب اس طریق پر ایک طلاق دیدے تو عدت کے اندر رجعت کر لے یا عدت گزر جانے کے بعد برضائے طرفین بموافق آیت اِذَا تَرَاضَوْا بِالْمَعْرُوْفِ پھر سے نکاح نہ کرلے جب تک اُس شخص کو اپنی بی بی مذکورہ کو دوسری طلاق دینے کا کوئی حق نہیں وہ بعد عدت بائنہ ہو جائیگی اور اگر دوسری طلاق دیدی تو وہ واقع نہیں ہوگی اسلئے کہ لعدتھن کی تفسیر زاد المعاد میں بروایت عبداللہ بن عمر سرور کائنات سے قبل عدتھن اور مسلم میں فتلک الطلاق للعدۃ کما امرہ اللہ تعالٰی ثابت ہے - پس معلوم ہوا کہ طلاق عدت شمار کے لئے دی جاتی ہے اب بیچ میں طلاق دینی لغو ہے - اور یہ بھی بدیہی بات ہے کہ طلاق کے معنی توڑنا - پس توڑے ہوئے کو توڑنا کیونکر ہو سکتا ہے اور حقیقتاً طلاق ثانی و ثالث کی طلاق رجعی میں ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان الرجل یطلق امرأتہ ماشاء اللہ ان یطلقہا وھی امرأتہ اذا ارتجعہا وھی فی العدۃ وان یطلقہا مائۃ او اکثر حتی قال رجل لامرأتہ

عید آنہ فنڈ

احباب اہل حدیث کی توجہ سے عید الفطر کے موقع پر اہلحدیث کانفرنس کے لئے آنہ فنڈ کی امداد کافی آئی تھی جو آج تک آ رہی ہے الحمد للہ - اس لئے عید البقرہ کے موقع پر زیادہ کی امید ہے - پس بہی خواہان کانفرنس ابھی سے اپنے اپنے ہاں انتظام کرلیں تاکہ گزشتہ عید سے کم نہیں بلکہ زائد ہو ٭

ایڈیٹر

واللہ لا اطلقک فتبینی منی ولا اویک ابداً قالت وکیف ذالک قال اطلقک کلما ھممت عدتک راجعتک فذھبت المرأۃ حتی دخلت علی عائشۃ فقالت لہا فسکتت عائشۃ حتی جاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتے نزل القرآن اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ الطلاق مرتان طلاق رجعی کے بارہ میں نازل ہوا - اور اس حدیث سے طلاق مغلظہ کی صورت طلاق دیدیکر اور رجعت کر کے معلوم ہوئی - اور اگر عدت کے اندر رجعت کرلی یا عدت گزر جانے کے بعد برضائے طرفین پھر سے نکاح کر لیا تو اگر شخص مذکور پھر کبھی دوسری طلاق دینا چاہے تو دوسری بھی اُسی طریق سے جو اوپر مذکور ہوا اور اُس دوسری طلاق کے بعد بھی جب تک عدت کے اندر رجعت کرلے یا عدت گزر جانے کے بعد پھر برضائے طرفین نکاح نہ کرلے تب تک اسکو اپنی بی بی مذکورہ کو تیسری طلاق دینے کا کوئی حق نہیں اور اگر تیسری طلاق دیدی تو وہ طلاق بھی واقع نہوگی اور اگر عدت کے اندر رجعت کرلی یا عدت گزر جانے کے بعد برضائے طرفین پھر سے نکاح کرلیا - تو اگر پھر کبھی تیسری دینے کی خواہش ہو تو بھی مذکورہ بالا ہی دینی ہوگی - لیکن اب تیسری طلاق کے بعد نہ عدت کے اندر رجعت ہی کر سکتا ہے اور نہ عدت گزر جانے کے بعد پھر سے نکاح بلا حلالہ ہو سکتا ہے اور اگر مطلقہ مذکورہ مرد طلاق دہندہ کی مدخولہ نہیں ہو چکی ہو تو وہ پہلی طلاق سے بائنہ ہو جائیگی - نہ اُس کے لئے عدت ہے نہ مرد طلاق دہندہ رجعت کر سکتا ہے - چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا - ہاں وہ عورت جس مرد سے نکاح کرنا چاہے خواہ زوج اول ہو یا اور کوئی ہو اُس سے برضائے طرفین نکاح کر دیا جائے واللہ اعلم بالصواب -

(راقم محمد ادریس باغدیب پوری)

ایڈیٹر - اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے آیت متعلقہ کی تحقیق ہونی مقدم ہے وہ یہ ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ آیت کی تفسیر عام طور پر یہ کی جاتی ہے کہ دو دفعہ طلاق یکے بعد دیگر رجعی طلاق ہیں تیسری دفعہ کی طلاق مغلظہ ہے جس کے بعد حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ کا حکم ہے - مگر بعض اکابر اس کی یہ تفسیر صحیح نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ فَاِمْسَاکٌ میں جو ف ہے اس کی تعقیب مَرَّتٰنِ پر ہے یا ہر مرۃ پر اگر مجموعہ مرتان پر کہیں تو یہ خرابی لازم آتی ہے کہ پہلی دفعہ کے بعد امساک کا اختیار نہو حالانکہ ہے - پس

(۹۵۵)

AsliAhleSunnet.com

ثابت ہوا کہ ہر مرۃ کے بعد (امساک اور تسریح) دونوں کا اختیار ہے۔ جب ہر مرۃ کے بعد دونوں کا اختیار ہے تو آیت کے معنے یہ ہونگے کہ ہر دفعہ کے بعد یا تو بالکلیہ روک لیا کرو یا بالکلیہ چھوڑ دیا کرو۔ بالکلیہ چھوڑ دیا تو بعد عدت کے اس خاوند سے یا جس سے چاہے نکاح کرے۔ اسی طرح جب تین نوبتیں ہو جاویں یعنی اول نکاح کے بعد ایک طلاق۔ پھر بعد عدت اُسی سے دوسرا نکاح ہوا تو دوسرے کے بعد طلاق۔ پھر اُسی پہلے خاوند سے نکاح ہو کر تیسری طلاق ہوئی تو۔ اب ان کا باہمی نکاح نہ ہو گا حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

میرے خیال میں اس آیت کے متعلق مذاکرہ ہونا چاہیے کہ اس کی تفسیر کیا ہے۔

ہمارے ناظرین علماء کرام باوجود مذاکرات کو پسند کرنے کے لکھنے میں سُستی کرتے ہیں خصوصاً وہ بزرگ جن پر قوم کی نگاہ لگتی ہے ایسے خاموش رہتے ہیں۔ گویا یہ مذاکرات اُن کے گوشگذار نہیں ہوتے۔

دوسری بات جس کا انسداد مذاکرات میں ہونا چاہیے یہ ہے کہ جس صاحب کے خلاف کوئی تقریر ہو وہ ناراض نہ ہوا کرے بلکہ اُس مخالف تقریر کو قابل جواب جان کر زور دلیل سے مغلوب کیا کرے کیونکہ اگر اُس کے رد کی دلیل قوی ہے تو وہ اپنا اثر کر کے اس کا اثر مٹا دیگی۔ اور اگر اُس کے رد کی دلیل قوی نہیں ہے تو تا وقتیکہ قوی دلیل نہ ملے صبر و تحمل سے اُس کو سوچنا چاہیے اور بہ نسبت اس کے کہ اُس کے قائل پر خفگی کی جائے خود اپنے پر خفگی کرنی چاہیے کہ میں آج تک اس بات کا قائل رہا مگر میں نے دلیل نہ تلاش کی یا نہ پاکر بھی اسی پر جما رہا۔ یہی بات قرآن شریف ہمکو سکھاتا ہے اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ہدایت الزوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ۲/

(مینجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

واقعہ صلیب و وفات مسیح از اناجیل[1]

اس عنوان سے ایک دو ورقہ "احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور" (یعنی لاہور کے مرزائیوں) کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے "کہ اناجیل کے رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھایا جانا تو ثابت ہے ....

...... لیکن صلیب پر مرنا ثابت نہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ واقعہ صلیب کے بعد براہ ملک تبت ولایت کشمیر میں چلے آئے۔ جہاں پر بہت مدت کے بعد فوت ہوگئے۔ چنانچہ شہر سرینگر محلہ خان یار میں آپ کی قبر شہزادہ یوز آسف کی قبر کے نام سے مشہور ہے"

اس کے ضمن میں مرزائیوں نے حسب عادت مسلمانوں پر بھی لے دے کی ہے کیونکہ وہ واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"دونوں قومیں یعنی یہود (مخالفان مسیح) اور نصاریٰ (موافقان مسیح) اس امر پر متفق ہیں کہ فی الحقیقت مسیح کو ہی نہ کہ کسی دوسرے شخص کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ پھر نہ معلوم کہ فیج اعوج کے زمانہ کے مسلمانوں نے مسیح کا چھت پھاڑ کر آسمان پر چلا جانا اور کسی غیر آدمی کا مسیح کی شبیہ بن جانا اور صلیب پر چڑھایا جانا کہاں سے لیا ہے" (صا)

اس کے بعد اناجیل مروجہ سے چند اقتباسات نقل کر کے اپنے مدعا کو ثابت کرتے ہیں اور خاتمے پر فرماتے ہیں:-

"ان واقعات کی موجودگی میں مسیح کے آسمان پر چلے جانے کا قصہ محض نصاریٰ اور مسلمانوں کی ڈھکوسلہ بازی ہے جس پر کوئی دلیل عقلی اور نقلی موجود نہیں" (صہ)

اگر اس ٹریکٹ میں مرزائی جماعت کا روئے سخن صرف عیسائیوں کی طرف ہوتا اور ان کی کتب مسلمہ کے رو سے صرف اُنہی کو الزام دیا ہوتا تو ہمیں اسکے جواب کی چنداں ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن چونکہ بحکم

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

ان کے لپیٹ میں حسب عادت مسلمانوں پر بھی زبان درازی کی گئی ہے۔ اس لئے ہم اس تحریر میں مرزائی جماعت کی غلط روی۔ گستاخی۔ کم علمی اور بے سمجھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

امر اول۔ یہود کے قول سے واقعہ صلیب کا اثبات یہودیت ہے نہ کہ اسلام۔ قرآن شریف کی نص قطعی وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ (اور نہیں مارا اُس کو اور نہ سولی دی اُسکو) صریح الفاظ میں یہود کے اسی ادعائے باطل کی تردید میں ہے۔

اسی طرح قرآن کے مقابلے میں نصاریٰ کے اعتقاد و کتب کا اعتبار نصرانیت ہے نہ کہ اسلام۔ جب قرآن سے ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح صلیب نہیں دئیے گئے اور نیز یہ کہ کتب یہود و نصاریٰ محرف و موضوع ہیں تو دعوٰے ایمان کے بعد قرآن کو چھوڑ کر کتب محرفہ و موضوعہ کا اعتبار چہ معنے؟

دیگر یہ کہ نصاریٰ کے سب فرقے بالاتفاق واقعہ صلیبی کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اُن میں اس بارے میں سخت اختلاف ہے اور شروع عیسویت میں کئی فرقے ایسے ہوئے ہیں جو واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت تسلیم نہیں کرتے تھے چنانچہ جارج سیل صاحب نے قرآن شریف کے ترجمہ انگریزی میں بذیل آیت وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ اس اختلاف کو بیان کیا ہے۔ اور ہم نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں اسے مفصل ذکر کر دیا ہے۔

اسی طرح حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی مشہور تفسیر میں بذیل آیت وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ نصاریٰ کے اس اختلاف کا ذکر کیا ہے۔

امر دوم۔ فیج اعوج کے زمانے کے مسلمان الخ اگر مرزائیوں کے خیال میں فیج اعوج کے زمانے سے مراد

[1] از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

AsliAhleSunnet.com

ہم متاخرین کا زمانہ مراد ہے۔ تو معلوم ہو کہ ہم نے رفع سماوی کا مسئلہ قرآن شریف کی آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ اور کتاب الاسماء والصفات کی اس حدیث سے لیا ہے اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء (صفحہ ۳۰۱) یعنی جس وقت نازل ہوگا تم میں ابن مریم آسمان سے۔ نیز حضرت ابن عباس کی اس روایت سے لیا ہے جو حافظ ابن کثیر نے آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کی تفسیر میں بیان کی ہے کہ رفع عیسے من روزنۃ فی البیت الی السماء قال وجاء الطلب من الیھود فاخذ واشبھہ فقتلوہ ثم صلبوہ یعنی حضرت عیسے علیہ السلام گھر کی کھڑکی میں سے آسمان کی طرف اُٹھائے گئے۔ اور جب آپ کو تلاش کرنے والے یہودی آئے تو انہوں نے اُس شبیہ کو پکڑا اور اُسے قتل کر کے صلیب پر لٹکا دیا۔ اس کے بعد اس روایت کی اسناد کی نسبت فرماتے ہیں۔ وھذا اسناد صحیح الی ابن عباسؓ ورواہ النسائی عن ابی کریب عن ابی معاویہ بنحوہ وکذا ذکرہ غیر واحد من السلف یعنی اس روایت کی اسناد حضرت ابن عباسؓ کی طرف صحیح ہے اور اسے امام نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح کئی ایک دیگر بزرگان سلف نے بھی ذکر کیا ہے۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ رفع عیسوی اور القائے شباہت کا عقیدہ مسلمانوں میں زمانِ صحابہ سے برابر متوارث چلا آیا ہے۔

اور اگر انجمن مرزائیہ کی مراد فیج اعوج کے زمانے سے حضرت ابن عباس کا زمانہ ہے جن سے روایت مذکور مروی ہے تو وہ اپنی گستاخی کی داد خود دیں کہ جس زمانہ کی خیریت کی شہادت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اسے فیج اعوج کا زمانہ کہنا کہاں تک ایمان کو درست رکھتا ہے اور جو امر قرآن وحدیث سے ثابت ہو اور بنیاد امت صحابہ وتابعین سے برابر متوارث چلا آیا ہو اسے ڈھکوسلہ بازی کہنا کس درجے کی ایمانداری ہے۔

بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (قرآن)

مرزائیوں کے استدلال میں ایک خاص لطف ہے کہ اناجیل مروجہ کو یقیناً اور مطلقاً ناقابل اعتبار بھی جانتے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۱ سطر ۱۸) اور اپنے عقیدے کے ثبوت میں دلائل بھی اُنہی میں سے پیش کرتے ہیں اس اعتراض کا جو جواب خود مضمون نگار نے دیا ہے اُس نے ان کی صلیب کو اور بھی توڑ دیا چنانچہ وہ فرماتے ہیں "جو لوگ اس (اناجیل بصیغہ جمع) کو معتبر مانتے ہیں اُن کے لئے اُس کی شہادت پیش کی جاتی ہے" (صفحہ ۱ سطر ۱۸/۲۱) اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ بیان واستدلال مسلمانوں کے برخلاف ہرگز موثر نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمان ان اناجیل مروجہ کو معتبر نہیں مانتے۔ اور مسلمانوں کے مقابلے میں خود مرزائیوں کو بھی مفید نہیں کیونکہ وہ خود بھی ان کتابوں کو یقیناً اور مطلقاً ناقابل اعتبار جانتے ہیں۔ لہٰذا واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت ثابت کرنے کے لئے کسی اور یقینی دلیل کی طرف جانا واجب ہوگا۔ اور وہ ہے نہیں۔

نیز جب کہ انجیل اقتباسات کو "شہادت" کا مرتبہ دیا گیا تو معلوم ہوا کہ مضمون نگار کے نزدیک اصل بنائے ثبوت جو مقام حجت میں پیش ہو سکے کوئی اور چیز ہے۔ اور وہ اسلام کا مدعی ہو کر سوائے قرآن وحدیث کے اور کیا ہے۔ لیکن کس قدر مقام افسوس ہے کہ مرزائی جماعت نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت واقعہ صلیبی کے اثبات میں قرآن وحدیث میں سے آج تک کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ خود مرزا صاحب نے نہ اُن کے کسی خلیفہ نے نہ کسی اور مخدوم ملت نے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اُن سے اُس نص قرآنی یا حدیثی کا مطالبہ کریں جس پر وہ اپنے عقیدۂ صلیبی کی بنا رکھتے ہیں۔ کیا مرزائی بزرگوں میں سے کوئی ہے جو ہمارے اس مطالبہ کو پورا کرے؟ (دیدہ باید)

مرزائی جماعت نے انجیل کی بناء پر واقعہ صلیبی کو مان کر عیسائیوں سے اس قدر اختلاف کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر مرے نہیں لیکن وہ اس اختلاف میں بالکل بلاحق پر ہیں۔ کیونکہ جب ان کتابوں کی نصوص بالتصریح مسیح علیہ السلام کے مر جانے اور پھر جی اُٹھنے کی خبر دے رہی ہیں تو اب مرزائی جماعت کو کیا حق ہے کہ ان کے خلاف اجتہاد میں دماغ سوزی کرے۔ کیونکہ اجتہاد کی ضرورت تو اُس وقت پڑتی ہے جب اس امر میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ ہر دو فرقے راہ راست سے ہٹ گئے کیونکہ قطع نظر اس سے کہ یہ اناجیل معتبر ہیں یا نہیں خود ان کا بیان بھی واقعہ صلیبی کی عینی شہادت سے نہیں ہے۔ بلکہ صرف سماع وگمان ہے اور وہ بھی بے سند۔ اسی کی نسبت قرآن نے کہا ہے۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ (نساء رکوع)	جن لوگوں نے اسمیں اختلاف کیا ہے۔ وہ اس کی نسبت شک میں ہیں اُن کے پاس سوائے

ظن کی پیروی کے کوئی یقینی بات نہیں ہے۔

اس بات کو ہم دو طریق سے ثابت کرتے ہیں۔

اوّل یہ کہ مصنفین اناجیل میں سے دو شخص متی اور یوحنا تو حواریوں میں سے ہیں اور دو شخص لوقا اور مرقس حواریوں میں سے نہیں بلکہ حواریوں کے تابعین وتبع تابعین میں سے ہیں۔

پس ظاہر ہے کہ لوقا اور مرقس کی شہادت عینی نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے جو کچھ بیان کیا وہ ضرور روایت سے ہے چنانچہ خود لوقا اپنے انجیل کے شروع میں لکھتا ہے:۔

لوقا (۱) چونکہ بہتوں نے کمر باندھی کہ ان کاموں کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کریں (۲) جسطرح سے اُنہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کی خدمت کرنے والے تھے ہم سے روایت کی (۳) میں نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور پر دریافت کر کے تیرے لئے اے بزرگ تھیوفلس بہ ترتیب لکھوں (باب اوّل)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوقا نہ تو الہام کا دعوے کرتا ہے نہ اپنی تحریر کو اپنی چشمدید کیفیت قرار دیتا

AsliAhleSunnet.com

ہے بلکہ صاف لفظوں میں روایت کہتا ہے۔ لیکن کس قدر مقام حیرت ہے کہ ساری کتاب پڑھ جاؤ کہیں بھی مروی عنہ یعنی اُس شخص کا پتہ نہیں بتایا جس سے لوقا نے امور مندرجہ کتاب کو روایت کیا ہے تاکہ ہم علم حدیث کی کسوٹی پر رکھ سکیں کہ اس کا ماخذ درست ہے یا غلط اور اس کے راوی جن سے اس نے روایت کیا شرائط روایت کے مطابق قوی ہیں یا ضعیف۔

مرقس اور مرقس کی نسبت مصنف یوسف آگس اپنی کتاب موسوم ہوری بائیبل ہینڈبک میں لکھتا ہے کہ مرقس نے نہ تو حضرت مسیح کے کلام کو سُنا اور نہ وہ آپ کے حواریوں میں سے تھا۔ باوجود اس کے اس مصنف نے بھی اپنے راویوں کا پتہ نہیں بتایا کہ کس کس سے روایت کی۔ یہ ان کا قصہ تو ختم ہوا۔ اب دوسرے دو کا حال سنئے:۔

متی — متی بے شک حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں میں سے ہے لیکن جو انجیل اُس کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق ہنوز شک رفع نہیں ہوا کہ اُس نے خود متی لکھا یا کسی اور نے۔ اوّل اس وجہ سے کہ خود اسی انجیل میں متی کے ایمان لانے کا ذکر غائبانہ طور پر کیا گیا ہے۔ چنانچہ باب ۹ آیت ۹ میں لکھا ہے:۔

پھر جب یسوع وہاں سے آگے بڑھا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے آ۔ وہ اُٹھ کے اُس کے پیچھے ہو چلا۔

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ متی کا ایسے غیر معروف طور پر غائبانہ طریق میں ذکر کرنے والا متی کے سوا کوئی اور شخص ہے۔ چنانچہ یہ امر مرقس کے بیان سے اور واضح ہو جاتا ہے جو اسی واقعہ کو یوں بیان کرتا ہے:۔

اور جاتے ہوئے حلفے کے بیٹے لیوی (متی کا دوسرا نام) کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا میرے پیچھے ہولے وہ اُٹھ کر اُس کے پیچھے ہو لیا (مرقس باب ۲)

اور لوقا اس واقعہ کو یوں بیان کرتا ہے:۔

(۲۷) اور ان باتوں کے بعد وہ باہر گیا اور ایک لیوی نام ایک محصول لینے والے کو چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے آ (۲۸) وہ سب کچھ چھوڑ کر اُٹھا اور اُس کے پیچھے چلا۔ (لوقا باب ۵)

مرقس اور لوقا کے بیان میں جس طرح متی کا ذکر غائبانہ ہے اور یہ مصنف متی کے سوائے کوئی اور صاحب ہیں۔ اسی طرح جب متی کی انجیل میں متی کا ذکر اسی طریق سے غائبانہ اور غیر معروف آدمی کی صورت میں ہے تو اس کا مصنف متی کے سوائے کوئی اور کیوں نہیں۔

بس جب یہ حال ہے تو معلوم ہوا کہ واقعات مندرجہ انجیل متی کسی آنکھ سے دیکھنے والے اور اپنے کان سے سننے والے کے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ دیگر یہ کہ آگس صاحب اسی مذکور الفوق کتاب میں فرماتے ہیں یہ متی کی انجیل مرقس کی انجیل کی طرح اپنے مصنف کے نام سے ساکت ہے۔

یوحنا — باقی رہی انجیل یوحنا سو اس کے متعلق بھی آگس صاحب کی یہی رائے ہے کہ یہ بھی دوسری اناجیل کی طرح مصنف کے نام سے ساکت ہے اور جسے مصنف کہا جاتا ہے اُس کا ذکر غائبانہ ہے ساری انجیل میں (مصنفانہ حیثیت میں) نہ تو یوحنا کا نام ہے اور نہ اُس کے بھائی جیمس کا۔

باوجود اس کے اس مصنف نے بھی واقعات مندرجہ کی روایت کے راوی کا پتہ نہیں بتایا۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ بموجب بیان مرقس اور متی کے واقعہ صلیب سے پیشتر ہی سب شاگرد آپ سے جدا ہو گئے تھے۔ پھر دیکھنے والا اور بیان کرنے والا کون تھا جس کا اعتبار کیا جائے۔ چنانچہ مرقس باب ۱۴ آیت ۵۰ میں لکھا ہے:۔

(۵۰) تب وے سب اُسے چھوڑ کے بھاگ گئے (۵۱) مگر ایک جوان جو سوتی چادر اپنے بدن پر اوڑھے تھا۔ اُس کے پیچھے ہو لیا اور جوانوں نے اُسے پکڑا۔ (۵۲) پر وہ سوتی چادر ان کے ہاتھوں میں چھوڑ کر ننگا بھاگا۔

غرض کوئی بھی ساتھ نہ رہا۔

اسی طرح متی باب ۲۶۔ آیت ۵۶ میں لکھا ہے:۔

تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصنفین اناجیل کے پاس حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر لٹکائے جانے کے متعلق عینی شہادت کوئی نہیں اور نہ ہمارے پاس کوئی ایسی سند ہے جس سے ان کی روایات کو تحقیق کر سکیں جیسا کہ ہم اپنے ہاں کتب احادیث میں دیکھتے ہیں۔ کیونکہ مصنفین اناجیل نے اسنادات کو ذکر ہی نہیں کیا۔ صرف یوحنا کی انجیل میں اتنا مذکور ہے اور وہ بھی بلا سند کہ مریم مگدلینی اور ایک اور شخص پاس تھے۔ لیکن وہ شخص معلوم نہیں کون تھا۔ یوحنا باب ۲۱۔ آیت ۲۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا مصنف کے سوا کوئی اور تھا جس سے اُس نے روایت کیا چنانچہ لکھا ہے:۔

(۲۴) یہ وہ شاگرد ہے جس نے ان کاموں کی گواہی دی اور اُن باتوں کو لکھا اور ہم کو یقین ہے کہ اُس کی گواہی سچ ہے۔

مصنف اپنے آپ کو متکلم کے صیغے میں ذکر کرکے صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی شاگرد سے روایت کر رہا ہے۔ خود شاگرد اور واقعہ کا دیکھنے والا نہیں ہے۔ اب عیسائیوں کے لئے یہ مشکل ہے کہ اگر وہ یوحنا حواری کو اصل راوی کہیں تو اس کتاب کا مصنف کوئی اور ماننا پڑیگا۔ اور اگر یوحنا کو مصنف قرار دیں تو وہ موقع کا شاہد نہیں ہے لہٰذا نتیجہ صاف ہے کہ بیان اناجیل میں حضرت مسیح کے صلیب دئے جانے کی بابت کوئی عینی شہادت موجود نہیں ہے جسے ہم علم روایت کے اصول سے جان کر اُس کا اعتبار کر لیں۔

اس کے بعد ہم ایک اور تحقیقی بات لکھتے ہیں کہ واقعہ صلیبی کے بعض جزئیات کے متعلق اناجیل کے بیان میں باہمی اختلاف بھی ہے۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۷ میں لکھا ہے کہ:۔

AsliAhleSunnet.com

(۸۷) اور وہ (حضرت مسیح) اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا جو کھوپری کی جگہ کہلاتی ہے جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے۔

اور متی باب ۲۷۔ آیت ۳۲۔ اور مرقس باب ۱۵ آیت ۲۱۔ اور لوقا باب ۲۳۔ آیت ۲۶ میں لکھا ہے کہ شمعون نامی ایک کرینی آدمی کو بیگار میں پکڑا کہ حضرت مسیح کی صلیب اٹھائے اور پھر اسے مقام گلگتا پر لائے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ یہودا اسکریوطی جس کی نسبت لکھا ہے کہ اس نے آپ کو پکڑوایا اس کی بابت متی باب ۲۷۔ آیت ۳ میں تو یہ لکھا ہے کہ اس نے آپ کو آپ پھانسی دی۔ اور اعمال باب ۱ آیت ۱۸ میں (یہ کتاب بھی لوقا مصنف کی تصنیف ہے) لکھا ہے کہ اس نے بدکاری کی کمائی سے ایک کھیت حاصل کیا اور سر کے بل گرا۔ اور اس کا پیٹ پھٹ گیا۔ اور اس کی ساری انتڑیاں نکل پڑیں۔ یہ اختلاف بیانیان اسی لئے ہے کہ چشمدید شہادت کوئی نہیں صرف سماعی روائتیں ہیں جس کا سر نہ پیر نہ راوی کا ذکر نہ سلسلہ اسناد کا پتا۔ اسی لئے قرآن شریف نے سب کا رد کر کے کہا کہ ان کو کچھ بھی علم نہیں صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔

اس مقام پر ہم "احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن" کے نوجوان ممبروں کو جن کی نگرانی و اہتمام میں یہ ٹریکٹ شائع ہوتے ہیں ایک مخلصانہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے مضامین شائع کرنے سے پیشتر کسی اہل علم کی نظر سے گزار لیا کریں کیونکہ وہ بوجہ بے علم یا کم علم ہونے کے مصطلحات علمیہ سے ناواقف ہوتے ہیں اور بہت سے الفاظ بے موقع لکھ جاتے ہیں جن سے الٹے لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں چنانچہ انجیلی بیان کو "شہادت" کہنا۔ اور پھر یہ کہ اناجیل کو غیر معتبر قرار دینا حالانکہ واقعہ صلیبی کے متعلق ان کی بنائے اعتقاد ہی اناجیل کے بیان پر ہے۔ نیز یہ کہ خاتمے پر کہنا کہ مسیح کے آسمان پر چلے جانے پر کوئی دلیل عقلی موجود نہیں۔ حالانکہ واقعہ کا ثبوت عقل سے نہیں ہوا کرتا۔ یہ امور ان کی بے علمی یا کم علمی کی مثالیں ہیں۔

آخر میں ہم کشمیری قبر کی نسبت بھی تحقیقی بات ذکر کرتے ہیں کہ اول تو مرزا صاحب کی پہلی اور پچھلی تصانیف میں اس امر میں اختلاف ہے۔ کہ مسیح کی قبر کہاں ہے۔ کیونکہ وہ ازالۂ اوہام میں تو فرماتے ہیں "سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا" (تقطیع خرد طبع اول صفحہ ۴۷۳ اور طبع ثانی تقطیع کلاں صفحہ ۲۳۷)

اور الہدیٰ صفحہ ۱۰۹ میں فرماتے ہیں کہ شہر سرینگر ولایت کشمیر میں فوت ہوئے۔ دوم یہ کہ اسی کتاب الہدیٰ میں حوالہ میں کتاب اکمال الدین کو پیش کرتے ہیں۔ سو وہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے۔ ہم اس کا کچھ ترجمہ بطور خلاصہ لکھتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اصل کتاب میں کسی اور شخص کا ذکر ہے اور مرزا صاحب نے حسب عادت لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اسے حضرت عیسےٰ قرار دے لیا ہے کیونکہ یوذآسف اور یسوع کے تلفظ میں جاہلوں کو دھوکا لگ سکتا ہے۔ شیخ ابن بابویہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ میں بسند خود محمد بن زکریا سے نقل کرتے ہیں کہ ممالک ہندوستان میں ایک بادشاہ تھا اس کی مملکت میں دین اسلام شائع ہو چکا تھا۔ جب وہ تخت نشین ہوا تو اہل دین کو ستانے اور قتل کرنے لگا اس کے خوف سے بعض بھاگ گئے اور بعض گوشہ نشین ہو گئے۔ ان میں سے ایک اس کا وزیر بھی تھا۔ ایکدن بادشاہ نے درباریوں سے دریافت کیا کہ وہ وزیر حاضر نہیں ہوتا؟ اہل دربار نے اس کی کیفیت سے خبر دی۔ بادشاہ نے اسے بلوایا اور زہاد کے لباس میں دیکھ کر خفگی ظاہر کی وزیر نے بہت سمجھایا لیکن اسے کچھ بھی اثر نہ ہوا آخر اس کو مملکت سے نکلوا دیا۔ بعد اس کے بادشاہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا اور اس کا نام یوذآسف رکھا۔ شہزادہ کی ولادت پر منجموں نے اس کے طالع کی نسبت باتفاق کہا کہ یہ شہزادہ فرخندہ طلعت نیک اختر بدولت اقبالمند ہو گا۔ لیکن ایک بوڑھے منجم نے کہا کہ اس کا طالع و اقبال دنیوی جاہ و حشمت کے متعلق نہیں بلکہ یہ سعادتمندی عاقبت کی ہے اور گمان غالب ہے کہ یہ شاہزادہ پیشوایان زہاد و عباد سے ہو گا۔

اس کے بعد کئی سو صفحات تک شاہزادے کی تربیت اور دین حق کی طرف اس کی رغبت اور علم دین کی تحصیل اور ترک سلطنت اور اختیار فقر کا ذکر ہے۔

اس بیان سے صاف روشن ہے کہ شاہزادہ یوذآسف ممالک ہندوستان کے شاہزادوں میں سے ایک باہدایت و باایمان شاہزادہ ہوا ہے جسے خدا تعالےٰ نے دین حق کی راہ دکھائی۔ نہ یہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی پیغمبر ملک کشمیر میں آئے اور یہاں فوت ہو گئے ہم قادیانی مقلدوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ وہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ کو نکال کر ہمارے سامنے کسی مجلس میں اسمیں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی پیغمبر کا ذکر نکال کر دکھا دیں۔ ورنہ اس فریب سے ہی باز آ دیں۔

اور مرزا صاحب نے جو آیت وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ کو دستاویز بنایا ہے۔ اس سے مراد ارض مقدس ہے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں مذکور ہے اور قرآن شریف کی دیگر آیات بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔ دنیا پر ٹھنڈے پانی والی اونچی زمین صرف کشمیر ہی نہیں کہ ہم خواہ نخواہ اسے ہی قرار دیں۔ ارض مقدس بھی اونچی قطعہ ہے اس کے پانی ٹھنڈے ہیں اور زمین ہریاول سے بھری اور نباتات سے سجی ہوئی ہے اور ہمکو خدا تعالیٰ نے اس کی سیر بھی نصیب کرائی ہے اور مرزا صاحب چونکہ اس مقدس زمین کی زیارت سے محروم تھے اس لئے ان کو کشمیر کے سوا سرسبز مقام کوئی زمین میں نظر نہ آیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کی نسبت ہم نے ایک مستقل کتاب النبا الصحیح عن قبر المسیح لکھی ہے جسمیں ثابت کیا ہے کہ حدیثوں میں حضرت عیسےٰ کا مدفون مدینہ طیبہ اندرون روضہ پاک آنحضرت صلعم ہو۔ واللہ الھادی (خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

شادی بیوگان اور نیوگ ۱۹۵۰ (۹۵)

انجمن اہلحدیث ملتان کا فوٹو

اس انجمن کو قائم ہوئے عرصہ چار سال کا گزرا ہے اس کے ارکین حسب ذیل ہیں:۔ صدر انجمن۔ نائب صدر۔ مشیر انجمن۔ نائب مشیر۔ مشیر مال۔ نائب مشیر مال۔ محاسب انجمن۔ نائب محاسب۔ امین انجمن ابتدائے زمانہ میں اس انجمن کے ارکین میں اختلاف پیدا ہوگیا صدر انجمن ماشاء اللہ ایک اعلےٰ درجے کے محدث مولوی ہیں۔ نائب صدر انجمن بھی ان سے کم نہیں۔ صدر انجمن کا مع چند ارکین کے یہ خیال ہے کہ انجمن قائم کرنا سنت ہے ۔اسی کا نام مجلس شورےٰ ہے۔ نائب صدر انجمن کا یہ خیال ہے ہیئت موجودہ سے یہ بدعت ہے چنانچہ اسی کا غلغلہ و شور عام لوگوں کے گوش گذار ہوگیا۔ اس اختلاف کی بدولت لوگوں نے چندہ دینا بند کردیا۔ علمائے ہندوستان منصف مقرر ہوئے آخر فیصلہ یہ ہوا کہ بدعت نہیں بلکہ سنت ہے۔ اور مجلس شورےٰ اسی کا نام ہے۔ چونکہ یہ فیصلہ نائب صدر انجمن کے برخلاف تھا اس لئے آں صاحب نے تو استعفا دیدیا اور انجمن سے علیحدہ ہوگئے۔ اس چار سال کے عرصہ میں انجمن کو تقریباً صما صہ بطور چندہ وصول ہوئے۔ اور خرچ بھی تقریباً ملاصہ ہوا۔ باقی اس وقت تمار روپیہ امین صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ باہمی اختلاف کی وجہ سے نوبت بعدالت جانے والی ہے جس سے انجمن کا نام ونشان بھی باقی نہ رہیگا اور یہ روپیہ موجودہ شائد مقدمہ بازی پر خرچ ہوگا اہلحدیث ملتان کی ایک ٹوٹی پھوٹی عیدگاہ ہے جس کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم فرمایا ہے کہ اس کو آباد کیا جاوے۔ اب اس روپے کی ضرورت وہاں لگانے کی تھی اگر روپیہ مقدمہ بازی سے بچ جاوے تو یہ مصرف اچھا ہے۔ آپ از راہ مہربانی میرے اس مضمون کو مع نصائح کے پرچہ اہلحدیث میں درج فرماکر مشکور فرمادیں۔ اگر خدانخواستہ یہ انجمن اہلحدیث ٹوٹ گئی تو مخالفین کو مضحکہ کا موقع ملجاوے گا۔ مدعا یہ کہ انجمن بھی قائم رہے اور انجمن کا اختلاف بھی جاتا رہے ۔اہلحدیث ملتان کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کی جاتی ہے کہ آپ ان خود غرضیوں کو چھوڑدو اور باہمی اتفاق سے عیدگاہ کو آباد کرو۔ سرکار نے بعد آبادی عیدگاہ کے دوسری زمین دینے کا وعدہ کیا ہے کچھ کر دکھلاؤ۔ اور اللہ کے دربار میں اور لوگوں کی نظروں میں وقعت اور قدر حاصل کرو۔ باہمی اختلاف سے تمام جہان خندہ بازی کریگا۔ ساری عزت برباد ہوگی۔ ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو۔
اب آگے چاہے تم مانو نہ مانو

(الراقم خیر خواہ انجمن اہلحدیث ملتان (مولوی یار محمد اندرون پاک دروازہ ملتان شہر)

ایڈیٹر۔ مراسلہ ہذا میں بعض افراد کا نام بنام ایسے واقعات کے ساتھ ذکر تھا جن کی ہمکو تصدیق نہیں ہے اس لئے اُس حصہ کو حذف کرکے اصل مطلب کی بات درج کردی ہے۔ ہائے افسوس۔ لوگ اتفاق کے فوائد سے کیوں بے خبر ہیں حالانکہ ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

خوش قسمتی سے آج کل کے بعض سرگروہ اتفاق اسکو سمجھتے ہیں کہ ہمارا مخالف ہم سے ساری باتوں میں ہمخیال ہوجائے۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر میرا یہ حق ہے کہ میں اپنے مخالف کو اپنا ہمخیال بنا کر اتفاق کروں تو اُس کا بھی حق ہے کہ وہ اس بات پر اڑے کہ جب تک میری ساری باتیں نہ مانوگے میں متفق نہونگا۔ اس طرح تو دنیا سے اتفاق عنقا کی طرح نام کے سوا کہیں پایا نہ جائیگا۔ اس لئے ایسے لوگوں کی نسبت ہمارا خیال ہی نہیں یقین ہے کہ جو لوگ مخالف پر اس امر کا زور ڈالتے ہیں کہ فلاں بات میری مانوگے تو میں اتفاق کرونگا دراصل وہی اتفاق کے مخالف ہیں۔ اتفاق کے معنے بہت آسان ہیں باوجود صدہا اختلافات کے جو کام دونوں میں برابر مشترک ہو اُس کو مل کر انجام دینا بس یہی اتفاق ہے دیگر ہیچ۔ اس میں کیا مشکل ہے۔ خدا مسلمانوں کو خصوصاً اہلحدیثوں کو سمجھ عطا کرے ؛

قادیانی سوال وجواب

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

ہم قادیان میں گئے۔ اور مرزا بشیر الدین محمود ولد مرزا صاحب آنجہانی سے اثنائے گفتگو میں آپ کے متعلق اُن کے اشتہار "آخری فیصلہ" کا ذکر آگیا۔ ہم نے کہا کہ مرزا صاحب نے جو مولوی صاحب کے حق میں بد دعا کی تھی اُس کا الٹا اثر کیوں پڑا۔ کیونکہ مولوی صاحب کی زندگی ہی میں مرزا صاحب مرگئے۔

اس کے جواب میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے کہا کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کے جواب میں لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے ۔اس لئے مرزا صاحب فوت ہوگئے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی رسی دراز ہوگئی۔ اور وہ زندہ رہے۔ پس آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار اطلاع دیں کہ کیا آپ نے اپنے اخبار میں مرزا صاحب کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے؟

(طیب علی عبد الرسول جبل پوری)

ایڈیٹر۔ محض جھوٹ۔ کذب اور افترا ہے میں نے کئی دفعہ انعامی اشتہار شائع کیا ہے مگر کسی نے آج تک میری کوئی تحریر نہیں دکھائی جھوٹ بولنا یوں بھی بُرا ہے مگر مذہبی آدمیوں خصوصاً مذہب علی الخصوص الہامی لوگوں کے حق میں تو اتنا بُرا ہے کہ جھوٹ کو بھی شرم آنے لگتی ہے ؛

عید کے موقع پر

اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھکر غریب فنڈ کے لئے بھی کچھ بھیجیں ؎

خوردہ ہماں بہ بدیاراں ..... خوری۔

(ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

مُتفرقات

طبی استفسار ع۱۴ میرے ایک دوست منشی غلام علی صاحب ساکن کنڈیاری عرصہ ایک سال سے بوجہ بیماری بولا تپ ہونے سے ہوگیا تھا۔ اب بالکل بولا ہوگیا ہے۔ کوئی صاحب نسخہ دعا، والدوا رسے فی سبیل اللہ غریب علاج فرماکر اجر عظیم پادیں۔ والسلام (خاکسار مولوی شاہ محمد عبدالعزیز خریدار ع۳۴۶۶)

نوٹ طبی سوال کے لئے ۲ ر کے ٹکٹ غریب فنڈ میں آنے چاہئیں جو صدقہ کا کام بھی دینگے۔

ضرورت واعظ ایک ایسے واعظ کی ضرورت ہے جو قرآن حدیث کا وعظ سُنا کر عوام الناس کو فائدہ پہنچائے۔ علاوہ اس کے ترغیب چندہ برائے مدرسہ محمدیہ اُس کے ذمہ ہوگی تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت اس پتہ پر:-

(ابوالحسن عبدالمجید مدرس مدرسہ بھٹونہ ڈاک خانہ دینا نگر ضلع گورداسپور پنجاب)

اہلحدیث کانفرنس کی امداد تجویز ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کا چندہ جو علاوہ صدر دفتر دہلی کے اس دفتر میں پہنچا رہتا ہے ہفتہ وار اُس کا اعلان کیا جایا کرے۔ اس کے بعد کل حساب ماہواری یا سہ ماہی صدر دفتر کی طرف سے ہوتا رہیگا۔

گزشتہ ہفتے از آنہ فنڈ از جبلپور مرسلہ منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار ۱۰؍ + از حکیم محمد عبدالرحیم صاحب از مقام پڈنا ضلع کرشنا (علاقہ مدراس) ۵؍ + آنہ فنڈ از ماچھی واڑہ ضلع لودہانہ مرسلہ عبدالغفار عبدالستار صاحبان عمہ + از محمد سلیمان صاحب سوداگر جوجرلہ ضلع محبوب نگر (دکن) عمہ جزاھم اللہ خیرالجزاء

بہی خواہان کانفرنس آئندہ عید کے لئے کمربستہ ہوجادیں +

طبی استفسار ع۲۴ ایک لڑکا بعمر ۱۳ سال مرض ضیق النفس میں مبتلا ہے۔ چڑھتے چاند اُس کو دم کا زور ہوجاتا ہے اور ایک ماہ میں دو یا تین دفعہ یہ حالت ہوجاتی ہے کمزور بہت ہے۔ پیٹ بڑھ گیا ہے۔ ٹانگیں اور بازو کمزور ہوگئے ہیں۔ کوئی مجرب نسخہ درکار ہے کوئی صاحب توجہ کریں۔ بیماری ۲ سال کی عمر سے لگی ہوئی ہے ۲ ر کے ٹکٹ برائے غریب فنڈ ارسال ہیں

(تابعدار شیخ غلام محمد خریدار ع۴۰۵۶)

اہل ہمت توجہ فرماویں یہ عاجز کتب مندرجہ ذیل کی خریداری کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لئے اہل ہمت سے عرض ہے کہ وہ اس مسکین پر نظر عنایت فرماکر فی سبیل اللہ کتب ذیل خرید کر مرحمت فرمادیں یہ آپکا صدقہ صدقات جاریہ سے ہوگا۔ اور غریب مسلمان کو علم دینی حاصل ہوگا کتب یہ ہیں:- تفسیر ثنائی اردو (کامل) حیوۃ الحیوان اردو چھاپہ نول کشوری + صحیح بخاری اردو ترجمہ کامل مرزا حیرت + سیرت البخاری اردو + تقابل ثلاثہ + اسلام اور برٹش لا + میرا پتہ یہ ہے:-

(محمد حسین چک ۲۱۳ ریبے ڈاک خانہ کوروٹانہ چک ۲۴۲ ضلع لائل پور براستہ اسٹیشن چک جھمرہ)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۹؍۹ پائی۔ سابقہ ع۱۱ + کل ...؍ +

ایک اخبار بنام مولوی کریم الدین امام مسجد جنڈیالہ جاری کیا گیا۔ عمہ از سائل + باقی رہا ایک روپیہ ۹ آنے (عہ۹)

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے ۵ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق دفتر کا نقصان نہ ہو۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض احباب ایک پیسہ کا پوسٹ کارڈ نہیں لکھ سکتے اور اس کی بجائے دفتر کا سوا ڈیڑھ آنہ کا نقصان کردیتے ہیں جو

ایک اسلامی اخلاق سے بہت بعید ہے۔ (مینیجر)

۱ + ۴ + ۱۸ + ۲۶ + ۲۷ + ۳۹ + ۴۲ + ۵۶ + ۶۳ + ۶۴ + ۷۶ + ۷۷ + ۸۵ + ۸۷ + ۱۱۱ + ۱۱۵ + ۱۱۷ + ۱۲۳ + ۱۴۴ + ۱۶۷ + ۱۹۰ + ۲۰۰ + ۲۵۴ + ۲۴۲ + ۲۵۲ + ۳۴۲ + ۴۱۸ + ۴۳۱ + ۵۶۵ + ۶۲۶ + ۹۴۱ + ۹۵۴ + ۹۶۱ + ۹۸۲ + ۹۹۴ + ۱۳۵۵ + ۱۳۶۷ + ۱۵۲۳ + ۱۵۴۹ + ۱۵۵۳ + ۱۷۷۹ + ۱۷۸۰ + ۱۷۹۷ + ۱۸۰۷ + ۱۸۰۹ + ۱۸۹۱ + ۱۹۷۶ + ۲۱۰۰ + ۲۱۰۱ + ۲۱۱۸ + ۱۹۲۱ + ۲۱۲۶ + ۲۱۲۸ + ۲۱۳۶ + ۲۱۳۸ + ۲۳۱۶ + ۲۴۴۹ + ۲۵۱۲ + ۲۵۱۸ + ۲۵۲۵ + ۲۵۲۶ + ۲۵۲۷ + ۲۵۲۸ + ۲۵۳۲ + ۲۵۳۴ + ۲۵۴۱ + ۲۵۵۷ + ۲۵۸۰ + ۲۶۱۹ + ۲۷۸۲ + ۲۸۴۲ + ۲۸۵۰ + ۲۹۹۶ + ۳۰۰۸ + ۳۰۱۰ + ۳۰۱۶ + ۳۰۲۰ + ۳۰۲۴ + ۳۰۳۳ + ۳۱۶۴ + ۳۲۱۹ + ۳۲۳۶ + ۳۲۴۹ + ۳۲۵۱ + ۳۳۱۲ + ۳۳۷۹ + ۳۳۸۴ + ۳۳۸۶ + ۳۳۸۷ + ۳۳۸۹ + ۳۴۰۱ + ۳۴۰۲ + ۳۴۰۸ + ۳۴۸۸ + ۳۴۹۳ + ۳۴۹۴ + ۳۵۰۱ + ۳۵۰۳ + ۳۵۰۹ + ۳۵۲۹ + ۳۷۹۵ + ۳۷۹۷ + ۳۷۹۹ + ۳۸۰۱ + ۳۸۱۲ + ۳۸۰۳ + ۳۸۰۴ + ۳۸۰۵ + ۳۸۰۶ + ۳۸۰۷ + ۳۸۰۸ + ۳۸۰۹ + ۳۸۱۰ + ۳۸۱۱ + ۳۸۱۲ + ۳۸۱۳ + ۳۸۱۴ + ۳۸۱۵ + ۳۸۱۶ + ۳۸۱۷ + ۳۸۲۰ + ۳۸۲۱ + ۳۸۲۳ + ۳۸۲۶ + ۳۹۴۹ + ۳۹۶۳ + ۳۹۶۷ + ۳۹۷۸ + ۳۹۸۴ + ۳۹۸۶ +

دعاء صحت میرے والد مولوی محمد صاحب بگاوی سخت بیمار ہیں ناظرین دعائے صحت فرمادیں (محمود)

اللھم اشفہ بشفاءک +

ارمغان عید یہ چھوٹی تقطیع کی ۴۲ صفحہ کی ایک کتاب ہے جس میں احکام عیدین کے علاوہ نظم ونثر میں عید کے متعلق قدیم وجدید مشہور شاعروں اور ادیبوں کے متفرق مضمون اکٹھا جمع کئے گئے ہیں قیمت ۲ ر ملنے کا پتہ:- دارالاشاعت امرتسر +

(۹۶۱)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۴ سے ۱۰ اکتوبر تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

ایک آسٹروی آبدوز کشتی نے ایک فرانسیسی سٹیمر کو ساحل یونان کے قریب غرق کر دیا۔ اہل جہاز کو کشتیوں میں بیٹھ کر نکل جانے کی اجازت دیگئی۔

ایک برٹش آبدوز کشتی نے ایک جرمن سٹیمر کو غرق کر دیا۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ایک سٹیمر کو جو کراچی سے انگلستان کی طرف جا رہا تھا غرق کر دیا۔

ایک فرانسیسی اعلان منظہر ہے کہ ان کا ایک ہوائی جہاز ۴ اکتوبر کو تباہ ہو گیا۔

آسٹریا کے ہوائی جہازوں نے سرویا کی ریلوے لائنوں پر بم پھینکے۔

پانچ انگریزی ہوائی جہازوں نے ذی برگ پر حملہ کیا اور بم گرائے۔

اخبار سٹیٹسمین کلکتہ کا ایک لندنی تار منظہر ہے کہ آغاز جنگ سے اب تک ۶۰ یا ۷۰ جرمن آبدوز کشتیاں غرق اور گرفتار ہو چکی ہیں۔

فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو گرا کر اس کے عملے کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے لیبرون اور ٹینر کے ریلوے سٹیشنوں پر چالیس بم گرائے۔

اس ہفتے بلقانی معاملات نے سخت تشویشناک حالت پیدا کر دی ہے۔

بلغاریہ بالکل جرمن زیر اثر آگیا ہے۔

روس نے بلغاریہ کو الٹی میٹم دیا تھا کہ یا تو وہ اپنے ملک سے جرمن افسروں کو نکال دے ورنہ اس سے تمام تعلقات منقطع کر لئے جائیں گے۔ میعاد الٹی میٹم ۲۴ گھنٹہ تھی۔

انگریزی۔ فرانسیسی اور اٹلی کی گورنمنٹیں بھی اس الٹی میٹم سے متفق تھیں۔

بلغاریہ نے اس الٹی میٹم کا جو جواب دیا وہ ناکافی سمجھا گیا اس لئے دول متحدہ نے بلغاریہ سے اپنے سفرا کو واپس بلا لیا ہے۔

بلغاریہ نے سرویہ کو مقدونیہ کے متعلق الٹی میٹم دیکر ۲۴ گھنٹہ میں جواب طلب کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ بلغاریہ اپنی فوج کی خود کمان کریگا۔

انگریزی اور فرانسیسی فوجیں براہ سالونیکا سرویہ کی مدد کو آ رہی ہیں۔

آسٹریا اور جرمنی کی فوجیں بھی سرویا پر حملہ کرنے کے لئے چلی آ رہی ہیں تاکہ اپنی لائن بلغاریہ سے ملا دیں جو ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

دو روسی جنگی جہازوں نے بڑی سرگرمی سے وارنا پر جو بحیرہ اسود میں بلغاری بندرگاہ ہے گولہ باری شروع کر دی ہے۔

بلغاریہ کی شرکت جنگ کے باعث رومانیہ بھی اپنی فوجیں جلد جلد اکٹھی کر رہا ہے۔

یونان بھی اگرچہ فوج اکٹھی کر رہا ہے لیکن کسی بات پر شاہ اور وزیر اعظم میں اختلاف ہو گیا۔ جس پر یونانی وزارت مستعفی ہو گئی اور نئے سر سے دوسری وزارت مرتب کی گئی ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ جدید یونانی وزارت نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر جنگ خرابی موسم کے باعث رکی ہوئی ہے۔

مشرقی میدانہائے جنگ میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

گلیشیا کے علاقہ میں روسی پیش قدمی کر رہے ہیں۔

آسٹروی گورنمنٹ نے جو اعلان شائع کیا ہے اس میں اس روسی پیش قدمی کو تسلیم کیا ہے۔

ڈونسک کے علاقہ میں جنرل وان ہینڈنبرگ کی فوج پر روسی فوجوں نے حملہ کر کے کئی جرمن خندقوں کو فتح کر لیا ہے۔

جو جرمن قیدی ڈونسک کے قریب روسیوں نے گرفتار کئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ جرمن ڈونسک کو فتح کرنے کے لئے بڑی سرگرمی سے تیاری کر رہے ہیں بڑی سخت تکلیف سے بھاری توپیں لائی گئی ہیں اور دن رات موٹر کاروں کے ذریعہ گولے لائے جا رہے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں توپ خانوں کی سخت لڑائی جاری ہے اور فرانسیسی اور انگریزی فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں۔

انگلستان کے ملک الشعراء رڈیارڈ کپلنگ کا بیٹا میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

فرانس کا ایک ہوائی مراسلہ منظہر ہے کہ تمام روس میں مسلسل بارش ہو رہی ہے۔

فرانسیسی فوجوں نے سینٹ میری کے قریب جرمن لائن کو توڑ دیا۔

روسی شاہی کونسل میں پہلے یہودی ممبر کا تقرر ہوا ہے۔

روسی اعلان منظہر ہے۔ کہ ترکوں نے کوہ قاف میں پیش قدمی کرنی چاہی تھی لیکن روک دی گئی۔

انگریزی فوجوں نے بصرہ کے نواح میں ترکی فوجوں کو شکست دی۔

۶۲۵ حاجی جہاز سردار میں بمبئی سے جدہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جرمنوں کے ہوائی جہازوں کے نقصان کا اندازہ ۱۰ آفی یوم ہے۔

میدان جنگ میں سپاہیوں کے پڑھنے کیلئے خندقوں میں بھی اخبار شائع ہوتے ہیں۔

گورنمنٹ سوئٹزرلینڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ پاپائے روم کی تجویز کے مطابق تمام متخاصم ممالک کے قیدیوں کو لینے کو تیار ہے۔

جرمنی میں جنگ پر ۶½ ہزار سے زیادہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد و عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۶ پاؤ پختہ ۱۰ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

عبدالرحمن صاحب بگہ ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم مجھے ایکدفعہ مومیائی آپ کے ہاں سے منگوائی تھی۔ مفید پائی۔ براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ بذریعہ وی پی اور مرحمت فرمادیں۔ (۲۱ اگست سنہ ۱۶ء)

نیاز محمد خان صاحب کرکٹر موضع شنگل سے لکھتے ہیں۔ مخدوم بندہ جناب حکیم صاحب دام عنایتہ تسلیم۔ مزاج شریف۔ میں نے آپکے ہاں سے پاؤ بھر مومیائی منگوائی تھی جسکو دو سال ہو گئے۔ اس سے مجھکو بہت فائدہ ہوا۔ اکثر امراض پر مفید بھی۔ اب میرے ایک دوست اور عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک وی پی پتہ ذیل پر کردیں۔ پتہ ضلع حصار۔ موضع ... (۲۰ اگست)

نور خان صاحب لکھتے ہیں۔ السلام علیکم۔ پیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپ کے ہاں سے منگا چکا ہوں مفید ہوئی آدھ پاؤ وی پی کے ذریعہ بھیجدیں۔ محمد عبدالحفیظ خان حیدرآباد دکن (۲۳ اگست سنہ ۱۶ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

نہایت مفید و کارآمد کتابیں سستے داموں پر

لسان الغیب

ڈاکٹر اقبال نے حال میں ایک مثنوی اسرار خودی کے نام سے شائع کی ہے جس میں حافظ پر بہت اعتراضات کئے ہیں۔ انکا جواب حکیم فیروز الدین احمد صاحب طغرائی کے قلم سے ہے۔ ۲

ذخیرہ معلومات طب کے شائقین کے لئے نہایت اعلیٰ مجربات جسمیں صدری نسخے۔ مفید و کارآمد مستند ترکیبیں اور مجرب و سہل کشتہ جات کے صحیح نسخے اس میں درج ہیں اس کتاب کا ہر ایک کے پاس ہونا کئی پہلوؤں سے مفید ہے۔ باینہمہ قیمت صرف ۲/

مکمل مسدس حالی مع حیات حالی — مسدس مدوجزر اسلام۔ مع ضمیمہ جدید حالی جسمیں مولانا حالی کے دلچسپ حالات و واقعات شامل کرکے پاکٹ ایڈیشن نہایت خوشخط لکھائی۔ چھپائی اور ولایتی کاغذ پر شائع کی گئی ہے قیمت فی جلد ۸ مجلد ۱۲

عذر شکوہ۔ ڈاکٹر اقبال کے شکوہ کا جواب۔ قابل دید۔ ہر پہلو سے عمدہ ۲

ارمغان عید۔ عید کے متعلق گذشتہ اور موجودہ مسید القلم حضرات کے دلچسپ مضامین کا مجموعہ (مرتبہ ایڈیٹر وکیل) ۴

ازالۃ الغین عن الکلمۃ الشہادتین — مولوی محمد امین صاحب واعظ اہلحدیث کانپور نے اس رسالہ میں ان اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ جو کلمہ شریف پر بعض نادان کرتے ہیں نہایت مفید ۲

اخلاقی کہانیاں — مسلمان لڑکے لڑکیوں کے لئے نصیحت آمیز کہانیاں ۱

احکام القرآن — مسلمان لڑکے لڑکیوں کیلئے قرآنی احکام ۱

حقوق اولاد۔ اولاد اور صاحب اولاد کو نصیحت (از مولانا حالی) ۱

تہذیب و شائستگی — از سر سید محمود خلف ڈاکٹر سر سید ۲

الایمان — مسلمان لڑکے لڑکیوں کو ایمان کی واقفیت کرانے کا بہترین رسالہ ۱

عزت — (نواب محسن الملک مرحوم کے قلم سے) ۱

مناجات بیوہ۔ ایک بیوہ کی دردناک حالت کا اظہار (از مولانا حالی) ۱

گذشتہ و آئندہ زمانہ (از ڈاکٹر سر سید احمد خان صاحب) ۹ پیسے

نماز اور روزہ کے قواعد نماز کے متعلق ضروری باتیں ۱

انمول موتی۔ لڑکے لڑکیوں کو یاد کرانے والی دلکش نصیحتیں ۱

دین اور دنیا۔ (سر سید کی قلم سے) ۱

سر سید کے اخلاقی مضامین کا مجموعہ قیمت صرف ۴

شمائل شریف مع معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم — نہایت خوشخط عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔ لفظ لفظ شرح میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحرف تہجی درج ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوع۔ آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ بقطع اوسط سفر و حضر دونوں میں کارآمد۔ ہر شخص خصوصاً اہل قرآن لڑکیوں کے لئے تحفہ بیحد مفید۔ یکسر عام طور پر پسند کیگئی ہے قیمت صرف ۱۲/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش تاجر کتب بازار جیمل سنگھ امرتسر

[illegible]

AsliAhleSunnet.com

قدرتی تیل رجسٹری شدہ پیارے ناظرین اب اس کی تفصیل کی حاجت نہیں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ بہت مشہور اور مقبول تیل ہو گیا ہے ... [illegible] ... تو ہمارا قدرتی تیل استعمال کیجئے۔ اس سے ہر قسم ... [illegible] ... مفصل اشتہار طلب کیجئے۔ قیمت ... [illegible]

حکیم مولوی محمد ... [illegible] ... ہسپتال

اکسیر احمر ... یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پر تاثیر ... [illegible] ... جس کے جادو نما اثر کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ... [illegible]

حکیم محمد ... [illegible] ... ضلع ...

اول قیامت ... [illegible]

... [illegible] ...

مشتہر خادم الطلبا ... [illegible]

تفسیر محمدی نظم پنجابی کی مصنفہ مولانا حافظ محمد صاحب لکھوکے ضلع فیروزپور پنجاب۔ اس تفسیر کو پنجاب کے اہل اسلام سب جانتے ہیں اس سے زیادہ تعریف کی حاجت نہیں۔ اس تفسیر نے پنجاب کے شہروں اور دیہات میں قرآن شریف کی کافی اشاعت کر دی ہے یہ تفسیر بیت دفعہ چھپی اور ہر دفعہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی ... [illegible] ... نہایت عمدہ خط اور صاف قلم سے لکھی گئی ہے ... [illegible]

المشتہر محمد ... [illegible] ... لکھوکے ضلع فیروزپور

علامات قیامت

... [illegible] ... حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی ... [illegible] ... آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے ... [illegible] ... امام مہدی کا ظہور ... [illegible] ... افغانستان و خراسان ... [illegible]

... [illegible] ... امام مہدی ... قسطنطنیہ کو ... فتح ... دجال کا خروج۔ حضرت عیسیٰ کا نزول ... مہدی کی وفات۔ عیسیٰ کی خلافت ... یاجوج ماجوج کا خروج۔ حضرت عیسیٰ ... [illegible] ... حضرت عیسیٰ کی وفات ... [illegible] ... قرآن شریف و کتب احادیث ... [illegible]

قیمت علاوہ محصول ۳؍ ... [illegible] ... کتب سے ...

... [illegible] ... کتاب میں اولیاء کرام ... [illegible] ... احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ مجتہدین و اقوال فقہاء و اولیاء سے تحقیق کی ہے۔ علاوہ محصول ...

فتوے ... [illegible] ... اس کتاب میں ... [illegible] ... فتوے درج ہیں علاوہ محصول ...

انتصار الاسلام۔ اس کتاب میں ... [illegible]

ملنے کا پتہ

خلیفہ احمد و محمد عثمان ... [illegible] ... دہلی

... [illegible] ...